مولانا عبدالباری فرنگی محلی کے سیاسی نظریات پر ایک ناقدانہ نظر
مکتوبات امام احمد رضا خان بریلوی
معہ
تنقیدات و تعاقبات
مرتبہ
گرامی قدر جناب ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب
ایم اے پی ایچ ڈی
مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

مولانا عبدالباری فرنگی محلی کے سیاسی نظریات پر ایک ناقدانہ نظر

مکتوبات امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ
مولانا پیر محمود احمد قادری

معہ

تنقیدات و تعاقبات

مُرتبہ
گرامی قدر جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب
ایم اے۔ پی ایچ ڈی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب ——— تنقیدات و تعاقبات معہ مکتوبات امام احمد رضا بریلوی

مرتب تنقیدات و تعاقبات ——— پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب
ایم اے پی ایچ ڈی

مرتب مکتوبات ——— الشاہ پیر محمود احمد صاحب قادری

موضوع ——— تنقیدات و تنقیحات

حسبِ فرمائش ——— حکیم اہلسنت حکیم محمد موسیٰ صاحب
امرتسری بانیٔ مجلسِ رضا

سالِ طباعت ——— ۱۹۸۸ء / ۱۴۰۸ھ

طابع ———

ناشر ——— مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

قیمت ——— ۴۸/- روپے

کلمات

مولانا عبد الباری

امام احمد رضا نے مولانا عبد الباری فرنگی محلی کے نام اپنے مکاتیب میں جن کلمات کو ان سے منسوب کیا ہے وہ سو سے متجاوز ہیں، ذیل میں صرف ان کلمات کو نقل کیا جاتا ہے جو امام احمد رضا کے نزدیک کفریہ ہیں۔ اور جن کی نہ صرف مذہبی بلکہ سیاسی حیثیت بھی ہے۔

۱۔ "(ہندو مسلم) اتحاد خدا کی حکمتِ بالغہ سے ایک حکمت کا کرشمہ ہے اس کے اثر سے خواہ مخواہ اگر خدا نے چاہا گائے کی قربانی از خود چھوڑ سکتے ہیں۔"[۱]

۲۔ بلاشبہ صحیح ہے کہ میں ہندوؤں کے اتحاد کا حامی ہوں۔"[۲]

۳۔ "ہم نے خدا کی محبت کو اس اتحاد میں بھی ملحوظ رکھا ہے۔"[۳]

۴۔ "ہم دل سے ان سے متحد ہونا چاہتے ہیں۔"[۴]

۱۔ محمد مصطفیٰ رضا خاں: الطاری الداری، حصہ اول، مطبوعہ بریلی سنہ ۱۳۳۹ھ / سنہ ۱۹۲۱ء، ص ۳۷

۲۔ ایضاً، ص ۳۷

۳۔ ایضاً، ص ۳۷

۴۔ ایضاً، ص ۳۸

گاندھی سے استعانت

بقول امام احمد رضا، مولانا عبدالباری نے امور دینیہ میں مسٹر گاندھی سے مدد چاہی، چنانچہ انہوں نے ہندوؤں سے مخاطب ہو کر ایک موقع پر فرمایا :۔

" توقع ہے آپ حضرات جس طرح ہم سے ملنے آئے ہیں اسی طرح مساعی سلامیہ میں معین و مددگار رہوں گے اور سب متحد ہو کر کام کریں گے۔ [1]

امام احمد رضا کو اس استعانت پر سخت اعتراض تھا ــــــ ۲۰ جمادی الآخر ۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء ــــــــــ کو امام احمد رضا کے خلفاء و تلامذہ مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی، مولانا امجد علی اعظمی، مولانا احمد مختار صدیقی میرٹھی، مولانا حشمت علی خاں لکھنوی، امام احمد رضا کا مرتب کردہ توبہ نامہ لے کر مولانا عبدالباری کے پاس لکھنؤ گئے ــــ یہ حضرات بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے "گاندھی کو" "مہاتما" کہا مولانا عبدالباری اس شخص پر برس پڑے اور فرمایا :۔

" یہ لفظ سخت ناگوار معلوم ہوتا ہے، تم سے گاندھی نہیں کہا جاتا ؟ " [2]

پھر امام احمد رضا کے خلفاء و تلامذہ سے مخاطب ہو کر فرمایا :۔

" میں نے گاندھی کے منہ پر کہہ دیا ہے کہ ہم نے تم سے ایسی استعانت کی ہے جیسے کلاب و خنازیر (کتوں سوروں) سے کرتے ہیں، میں نے ایک دفعہ نہیں کئی بار اس سے کہا، اب چاہے وہ کلاب و خنازیر کو نہ سمجھا ہو" [3]

---

[1] محمد مصطفیٰ رضا خاں : الطاری الداری، حصہ اول، ص ۴۵

[2] ایضاً، ص ۳

[3] ایضاً، ص ۳

مندرجہ ذیل رباعیات میں امام احمد رضا نے اس واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے:

عبدالباری ز رعب اصحابِ سلوک | بنگر بچہ کذب بد بہ آوردہ کوک!
گفتا "گفتم بر دے گاندھی بمراد | خواہم دو راز تو چناں کز سگ و خوک"[۱]

ترجمہ: عبدالباری نے اصحابِ سلوک کے رعب کی وجہ سے کیا جھوٹ گھڑا کہ میں نے گاندھی سے کہا تھا کہ میں نے تم سے اِسی طرح مدد چاہتا ہوں، جیسے کتے اور سور سے۔"

★

گفتہ، من گفتہ ام خنازیر و کلاب | گاندھی فہمید یا از و ماند بخواب
این کذب و کدامی مدد از خوک رواست | در ساختن کذب غلط کرد و عجاب[۲]

ترجمہ: وہ کہتا ہے کہ میں نے تو اسے کلب و خنزیر (کتا اور سور) کہہ دیا اب گاندھی سمجھے یا نہ سمجھے —— یہ سب جھوٹ ہے کیوں کہ کتے اور سور سے کیسے مدد لی جا سکتی ہے؟ اس نے جھوٹ گھڑنے کے لیے کیسی غلط اور تعجب انگیز بات کہی!

---

۱ محمد مصطفےٰ رضا خاں: الطاری الداری، حصہ ۳، ص ۹۴

۲ ایضاً حصہ ۳، ۹۶